بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غلام رضا چنگیزی حلقہ 15

تنظیم نسل نو ہزارہ مغل جہاں بہت سے شعبوں میں اجتماعی، سیاسی، فلاحی، قومی اور مذہبی خدمات انجام دے رہی ہیں، وہاں ادبیات کے میدان میں بھی کافی گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس کے زیر اہتمام بیک وقت تین ماہنامہ رسالے ''پیغام تنظیم''، ''دیدگاہ نسل نو'' اور ''چہل دختران تاریخ'' کی صورت اجرا ہو رہے ہیں۔ ان تینوں رسالوں میں قارئین کیلئے بہتر سے بہترین قسم کے علمی، نظریاتی، سیاسی، مذہبی، قومی، تاریخی اور ثقافتی مضامین کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پایے کے شعراء کی نظمیں غزلیں، افسانے، فیچر اور بہت سی دوسری معلوماتی تحریریں پیش کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں آئندہ ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے ہم نے یہ فیصلہ کر لیا کہ علاقے کے چیدہ چیدہ نمائندوں کے انٹرویوز، ان کے منشور اور نظریات کو بھی قارئین تک پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔ اس سلسلے میں ہم نے آپ کی ذات گرامی کو بھی اپنے لسٹ میں شامل کر لیا ہے۔ پیغام تنظیم آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ نے ''پیغام تنظیم'' کے نمائندوں کو وقت دیا۔

پیغام تنظیم: سوالات پوچھنے سے پہلے آپ سے گزارش ہے کہ قارئین کیلئے اپنا مکمل تعارف کرائیں۔

ج: میرا نام غلام رضا ہے۔ سوشل ورکر کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہوں۔ الیکشن 85 سے ہم حصہ لیتے آئے ہیں۔ 1999ء میں خالق ہزارہ کے ساتھ ہم لوگ ورک کرتے رہے۔ 2001ء کے ضمنی انتخابات میں حصہ لیا تھا۔ اُس الیکشن میں سید طالب آغا نے کامیابی حاصل کی۔ اس طرح میں نے اُس وقت سے اپنے آپ کو عوام کی خدمت کیلئے مختص کر دیا۔

پیغام تنظیم: آپ کی تعلیم کیا ہے، آپ کا مضمون کیا رہا ہے، کیا آپ مطالعہ کرتے ہیں، اگر ہاں، تو کن کو اور کس سیاسی مفکر کے نظریات سے متاثر ہیں؟

ج: میٹرک کے بعد ایف۔ اے۔ سی کیا۔ مطالعہ کرنے کا وقت کم اس لئے ملتا ہے کہ سوشل ورکر کی حیثیت سے عوامی مسائل میں الجھا رہتا ہوں۔ نیلسن منڈیلا سے زیادہ متاثر ہوں۔

پ ت: آپ کا کوئی سیاسی بیک گراونڈ اگر ہو تو ذرا تفصیل سے بتایئے؟

ج: 1981ء میں کالج کے دور میں ایچ۔ ایس۔ ایف کا رکن رہا۔ اس کے بعد کاروبار سے اٹیچ ہوئیں۔ بعد اً ایچ۔ پی۔ ایف، یا تنظیم نسل نو میں ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے رہیں۔ تنظیم میں اُس دور میں شوکت صاحب۔ جواد اور غلام علی حیدری کے ساتھ کام کیا۔

پ ت: آپ کا پسندیدہ کلر یا رنگ کونسا ہے؟ کون سا کھیل پسند کرتے ہیں، اور کون پسندیدہ کھلاڑی ہے؟

ج: کھیل کرکٹ اور کھلاڑی عمران خان اور رنگ Sky Blue and Half White۔

پ ت: آپ کو کب اور کس بات پر غصہ آتا ہے، اور آپ اپنے غصے پر کیسے قابو کرتے ہیں؟

ج: غصہ بہت کم آتا ہے اور غصے کے وقت خاموشی اختیار کرتا ہوں۔

پ ت: جمہوری اقدار کو فروغ دینے کیلئے ہمیں کن اصولوں پر عمل ہونا چاہیئے۔

ج: برداشت کرنا چاہیئے۔

پ ت: آپ جمہوریت پر کس قدر یقین رکھتے ہیں۔ شکست یا جیت کی صورت میں آپ کا رویہ اپنے حریفوں کے ساتھ ساتھ کیسا رہے گا؟

ج: No Comments.

پ ت: آپ آزادی تحریر و تقریر کے کس قدر حامی ہیں۔ کیا آپ آزادی تحریر و تقریر کے بغیر جمہوری اقدار فروغ پا سکتی ہیں؟

ج: بالکل نہیں۔

پ ت: ہزارہ قوم کے اندر آپ کا پسندیدہ سیاستدان شخصیت کون ہے اور کیوں؟

ج: میرے پسندیدہ سیاستدان شخصیت جن سے میں اٹیچ ہوں سرجو اوایثار ہے۔

پ ت: آپ سیاست کیونکر کر رہے ہیں، سب یہی کہتے ہیں کہ میں قوم کا خادم ہوں، بعد میں آقا بن جاتے ہیں، آپ ان سے کیسے مختلف ہیں؟

ج: **لوگ** کہتے ہیں، ہم نے کر کے دکھایا ہے۔

پ ت: آپ تنظیم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں اور اس کی کن خدمات اور کارکردگی کو تائید کرتے ہیں؟

ج: میں تنظیم کا ایک کارکن رہا ہوں۔ تنظیم نے سیاسی اور سماجی حوالے سے عوام کی خدمت کی ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اللہ انہیں توفیق دیں۔ کہ وہ عوام کی خدمت کریں۔

پ ت: کیا آپ ''پیغام تنظیم''، ''چھل دختران تاریخ'' اور ''دیدگاہ نسل نو'' کا مطالعہ کرتے ہیں، اگر ہاں تو کیسے لگا، اور اگر نہیں تو کیوں؟ ان رسالوں کیلئے آپ کیوں نہیں لکھتے؟

ج: ایک دو دفعہ مطالعہ کیا ہے۔ اچھا لگا دوسری بات یہ ہے لکھنا آسان بات نہیں۔

پ ت: تنظیم کی اتنی کارکردگی کے باوجود اگر **لوگ** یہ کہتے ہیں کہ ''تنظیم نے کیا کیا؟'' اسے کیا کہا جائے، بے خبری یا تعصب پر مبنی **تنگ نظری**۔ اگر بے خبری ہے تو اتنے پمفلٹس، رسالوں میں مختلف مضامین اور جلسوں میں تقاریر کے باوجود ایسے بے خبر عوام کو کس طرح سے آگہی دی جا سکتی ہے، مشورہ دیجئے۔

ج: مشورہ یہی ہے کہ اپنے مفادات اپنی ذات کو پس پشت رکھ کر قوم کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔

پ ت: قومی تعمیر میں اب تک تنظیم کے رول کے بارے میں آپ کا عملی رویہ کیا رہا ہے، اور اس کے بارے میں کیا تجاویز اور مشورے دینا چاہیں گے۔

ج: قومی تعمیر کے سلسلے میں بنیادی طور پر تنظیم کا کردار اچھا رہا۔ مشورہ یہ ہے کہ اپنے سماجی کاموں کے حوالے سے Active ہو۔

پ ت: آپ ایچ۔ڈی۔پی کے اُمیدوار ہے آپ نے ایچ۔ڈی۔پی کب اور کیسے جوائن کیا؟

ج: میں ایچ۔ڈی۔پی کا چھوٹا کارکن ہوں۔ اُس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مجھے امیدوار چُنا ہے۔ 8 جون کے سانحے کے بعد قوم کی خدمت کے لئے ایچ۔ڈی۔پی وجود میں آئی۔

پ ت: آپ ایچ۔ڈی۔پی کے اُمیدوار کے حیثیت سے نیشنلزم، اسلامزم، کمیونزم اور اجتماع کے لئے بہتر سمجھتے نہیں؟

ج: مجھے نیشنلزم پر یقین ہے۔

پ ت: نیشنلزم کی وضاحت کس طریقے سے کرینگے؟

ج: ہم جس کمیونٹی میں رہتے ہیں۔ وہاں پر نیشنلزم کا سلسلہ ہی چل رہا ہے۔ جیسے بلوچوں میں چار جمائی، پٹھانوں میں پشتونخواہ وغیرہ۔

پ ت: نیشنلزم ہمارے لئے کیسے سودمند ثابت ہو سکتا ہے؟

ج: یہ سسٹم ہمارے چاروں طرف چل رہے ہیں۔ اسی بنیاد پر ہماری قوم کھڑی ہے۔

پ ت: آپ کی نظر میں اس وقت ہماری قوم کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

ج: مسئلے تو بہت زیادہ ہے۔ سب سے بڑا اتحاد و اتفاق کی کمی ہے۔

پ ت: **لوگ** کہتے ہیں کہ آپ سیاست میں اس لئے آئے کہ اپنی خالی جیب کو بھر دیں ہر امیدوار یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ عوام کی خدمت کرینگے بعد میں اپنے ہمسائیوں اور پڑوسیوں تک کو بھول جاتے ہیں، آپ کیا کہیں گے؟

ج: میں نہ اُن سیاستدانوں میں سے ہوں اور نہ ہی میرا ایسا ارادہ ہے۔ الیکشن 2001ء میں جب الیکشن میں حصہ لیا۔ تو اُس کے بعد عوام کی **بے لوث خدمت** کو مشن بنالیا۔

پ ت: یہ ایک حقیقت ہے کہ انتخابات میں بہت سارا خرچہ بھی ہوتا ہے، جس کی خاطر حکومت کی طرف سے اس پر ایک حد تک پابندی بھی عائد کی گئی ہے، آپ نے اپنے انتخابات کیلئے کتنی رقم مختص کیے ہیں؟

ج: میں جس پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں وہ پارٹی چندے پر چلتی ہے۔ **لازمی بات** ہے کہ میں کیا خرچہ کر سکتا ہوں۔

پ ت: کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ کے سپورٹر کی طرف سے لوگوں کا استقبال ٹھنڈے آموں سے کیا جارہا ہے، چونکہ اب آم کا موسم جانے والا ہے، اس کے بعد کس فروٹ سے تواضع کا پروگرام ہے؟

ج: میں نے نہیں کیا۔

س: آپ ایچ۔ڈی۔پی کے اُمیدوار ہیں پارٹی کے جنرل سکرٹری ابراہیم بالکل غیر فعال ہے۔اس کی وجہ کوئی خاص مصروفیات یا سیاسی چپقلش یا رنجش؟

ج: ایسی کوئی بات نہیں ہر شام کو پارٹی کے دفتر میں ہماری ملاقات ہوتی ہے۔

س: آپ نصیر آباد اور مومن آباد کے درمیان چلنی والی بسوں کے تنازعے کو کس تناظر سے دیکھتے ہیں؟

ج: جو عوام کی رائے ہوں ہم اُس پر عمل کرینگے۔

س: گزشتہ انتخابات میں عبدالخالق نائب ناظم ٹاون کی حیثیت سے آپ کی حمایت کر رہے تھے۔اب کی بار کس حیثیت سے وہ آپ کی حمایت کرینگے؟

ج: وہ ایک پارٹی ممبر کی حیثیت سے میری حمایت کر رہا ہے۔

پ ت: اگر آپ ایچ۔ڈی۔پی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔تو ایچ۔ڈی۔پی کے دفتر کے بجائے ایک مکان سے کمپئین چلایا جارہا ہے۔لوگ پوچھتے ہیں کہ اس قسم کی کاروائی پارٹی کے قاعدے وقانون کی خلاف ورزی کے زمرے میں نہیں آتے؟ کیا کہیں گے؟

ج: میں اپنا کمپینگ اپنے گھر سے کر رہا ہوں۔

پ ت: عوام کو ایک شکایت بھی رہی ہے کہ سابقہ نمائندے بالکل اچھے معیار پر منتخب نہیں ہوئے تھے، اس لئے عوام کی توقعات پر پورا نہیں اُترے آپ کی کیا رائے ہیں؟

ج: ہر منتخب اُمیدوار کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام کی خدمت کو عبادت سمجھ کرا سے خلوص نیت سے حل کرنے کی کوشش کریں۔

پ ت: گزشتہ دور میں ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلروں کے درمیان چپقلش آخر وقت تک موجود رہی آپ کی کیا رائے ہیں؟

ج: پچھلی مرتبہ غلام علی آزاد میرے علاقے میں براہ راست کمپنگ کرتا رہا۔لیکن میں نے کبھی اُن سے گلہ نہیں کیا۔ میں اس چیز کے بالکل خلاف ہوں کہ معمولی باتوں پر اختلافات نہیں ہونے چاہیئے لیکن اگر اُوپر کی سطح پر قومی مفاد کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوں۔تو ایک قوم کی حیثیت سے ہمیں متحد ہونا چاہیئے۔

پ ت: ہزارہ قوم کے تمام ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلران نے اوپر کی سطح پر اپنی حیثیت منوانے کے لئے خالق ہزارہ کو ووٹ دے کر کامیاب کیا۔لیکن بعد میں وہ سب اُن سے سخت خائف رہے، کیونکہ اُن کا کہنا تھا کہ بہت سی جگہوں میں خالق اُن کے خلاف کام کرتا تھا، آپ کیا کہتے ہیں؟

ج: ایسی کوئی بات نہیں خالق جن کے ساتھ کام کرتے رہیں۔آخر تک اُن اُمیدواروں کے ساتھ عوام کی خدمت کرتے رہے۔

پ ت: آپ کے خیال میں ہم اپنے معاشرتی اقدار کو کس طرح محفوظ کر سکتے ہیں جبکہ ایک طرف سے میڈیا کی یلغار ہماری قوم پر ہے؟

ج: اس میں سب سے پہلی ذمہ داری والدین کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس حوالے سے تھوڑا دور رکھیں۔

س: نوجوانوں میں اجتماعی اور اخلاقی انتشار آخری حدوں کو پہنچ چکی ہے، اس کے حل آپ کیا تجاویز دینگے؟

ج: یہ تو خود پیدا کردہ ہے اگر ہم معمولی باتوں پر گہرائیوں میں چلا جائیں اور ایک دوسرے کو کنڈم کریں۔تو بری بات ہے۔

پ ت: گزشتہ برسوں میں ہماری قوم کو ناقابل جبران نقصانات اور سانحات سے دوچار ہونا پڑا، بحیثیت ایک امیدوار ناظم اور ایک روشنفکر کے آپ کا کیا رول رہا؟

ج: جو ریلیاں منعقد ہوئیں سیمینار منعقد ہوئیں۔ان میں بحیثیت ممبر ایچ۔ڈی۔پی حصہ لیا۔

پ ت: کیا پوری قوم پر مشتمل ایک اتحاد قائم کرسکتے ہیں اگر ہاں تو کیسے، اس کی عملی صورت کیسے ممکن ہے؟

ج: ایک ہزارہ کی حیثیت سے ہم سب متحد ہو سکتے ہیں۔

پ ت: کرنل محمد یونس چنگیزی اور میجر نادر علی خان کے درمیان اختلافات کے بارے میں آپ اپنا موقف اور نقطہ نظر بیان کریں، جبکہ ایچ ڈی پی کی طرف سے دونوں کے خلاف ایک پمفلٹ بھی شائع ہوا ہے۔

ج: کوئی پمفلٹ شائع نہیں ہوا۔میرا موقف یہ ہے کہ دونوں ہمارے بھائی ہیں یہ اختلافات کچھ سازشی لوگوں کے پیدا کردہ ہیں۔

پ ت: ان سازشیوں کے نام سے پردہ ہٹانا پسند کریں گے؟

ج: لوگ جانتے ہیں۔

پ ت: عام لوگوں اور بعض سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ میجر نادر علی آئندہ انتخابات میں اپنے لئے سیاسی مقام بنانے کی خاطر عوامی نمائندوں کے پراجیکٹس کو اپنے کھاتے میں ڈال رہا ہے، جبکہ بحیثیت ایک بیوروکریٹ کے ان کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ کوئی پروجیکٹ بنائے، آپ کی کیا رائے ہیں؟

ج: ایسی کوئی بات نہیں۔اگر ان کے Appointment سیکٹریٹ یا سٹیل میل میں ہوئے تو ہر پلیٹ فارم سے انہوں نے کام کیا۔تو اُس زمانے سے اُن کا یہ ارادہ تھا۔تو سیاست میں میجر صاحب کا قدم رکھنا محض لوگوں کی بھلائی کیلئے ہیں۔

پ ت: آپ کی جماعت نے بلوچ برادری کی سیاسی جماعتوں کی حمایت میں اور ان سے اتحاد کیلئے بہت کچھ کرنے کی کوشش کی، لیکن پھر بھی ان کی طرف سے چارٹر آف ڈیمانڈ میں ہماری قوم کی لوکلٹی کو چیلنج کیا گیا، اس کی وجوہات کیا ہیں، اور آپ بحیثیت ممبر اور فعال رکن ایچ ڈی پی کے کیا کہتے ہیں؟

ج: سانحات کے ردعمل کے طور پر انہوں نے ڈیمانڈ کیا تھا۔لیکن بعد میں جب اُن سے میٹنگ اس سلسلے میں ہوئی تو انہوں نے بالکل اس بات کی تردید کردی۔

پ ت: جب کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے نمائندے آپ کے سپورٹر عبدالخالق کی طرف سے [ہمیں کالج نہیں ہٹ چاہیئے] کا نعرہ لگا تو آپ کی طرف سے ایک قسم خاموشی کیونکر دیکھنے میں آئی ؟ اب تو ''ہٹ'' نہیں رہا، آپ کیا کہتے ہیں، کہ کیا واقعی ہماری قوم اور معاشرے کو [کالج نہیں ہٹ چاہیئے] آپ کی کیا رائے ہیں؟

ج: یہ خالق ہزارہ کی طرف سے ایسا کوئی نعرہ نہیں لگا۔ یہ کچھ ایسی چھوٹی سی غلط فہمیاں تھی۔جنہیں بڑا ایشو بنایا گیا۔ یہ غلط فہمیاں ہم لوگوں کے درمیان پیدا کی گئی۔ بلکہ ہم نے خود مشورہ دیا تھا کہ آپ کے کالج سے نیچے جو ہٹ تھا ہم اُسے بڑا بنائیں گے اور محلے والوں کو بھی یہی بتایا تھا۔

پ ت: کیا آپ واضح کرینگے۔ان دونوں گروپس میں تیسرا ہاتھ کس کا تھا؟

ج: اس میں تیسرا ہاتھ کوئی نہیں۔بس سنی سنائی باتوں کو آگے لے جایا گیا تھا۔اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں تھا۔

پ ت: خارتار کے اندر خالی زمین پر جب مسئلہ اٹھا، تو آپ کے سپورٹر نے اس میں کیا کردار ادا کیا، لوگ تو کچھ اور کہتے ہیں؟ یہی کہ آپ عوامی رائے کے خلاف ذاتی طور پر ایک شخص کے ساتھ تھے، بظاہر آپ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوششیں کر رہے تھے؟

ج: مسئلہ کسی ایک شخص یا کسی ایک ذات کا نہیں تھا۔ہم تو اس زمین کے خلاف تھے۔جس پر لوگوں نے قبضہ کیا تھا۔ یہ غیر قانونی قبضہ تھا۔اُن کا کیس پہلے ہی چل رہا تھا۔

س: ناظمین اور خالق ہزارہ کے درمیان سخت قسم کے اختلافات تھے؟ بقول ناظمین کے خالق ہزارہ نے اُن کے فنڈز روکے رکھیں، آپ کیا کہیں گے؟

ج: کسی کے فنڈز نہیں روکیں۔ بلکہ خالق ہزارہ نے جو چند مخالف گروپس تھے۔اُن سے یہ کہا کہ آپ اجلاس تو Attend کرو۔تا کہ مجھے فنڈز ریلیز کرنے کا جواز تو ملیں۔ذاتی طور پر کوئی فنڈ نہیں روکا۔

پ ت: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ خالق کے پاس اپنا کوئی سیاسی منشور نہیں تھا وہ تو پشتونخواہ کے تہاروواں کے پروگرامز کو آگے چلا رہے تھے، آپ کیا کہیں گے؟

ج: ایسی کوئی بات نہیں۔تہارووان ایک الائنس تھا۔الائنس میں کچھ باتیں مشترک ہوتی ہیں۔اُسے آگے لے جانا پڑتا ہیں۔اس کے علاوہ مخصوص انہوں نے پشتونخواہ یا تہارووان کیلئے کام نہیں کیا۔

س: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ لوگوں نے دوڈبیر کے ووٹرز کے ناموں کا اندراج کیا ہیں۔اُوپر کی سطح پر آپ لوگوں کی Dealing پشتونخواہ کے ساتھ چل رہی ہے، خالق ہزارہ ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ہر جگہ ترجیح دیتے ہیں، کیا یہ سچ ہے؟

ج: اس بارے ہمیں بھی شکایت ہے کہ حلقہ 15 میں بروری اور سید آباد کے علاقوں سے حلقہ 15 میں ناموں کا اندراج ہوا ہے۔ایسا کام ہوا ہے۔

س: آپ کے حلقے سے آپ کے نائب ناظم حامد علی ہزارہ کی طرف سے کسی عیسائی یا ہندو اُمیدوار کی تائید حلقہ 15 میں بطور امیدوار اقلیتی نمائندہ کی گئی ہے۔

آپ اس بارے میں کیا کہیں گے؟ سنا ہے کہ طالب آغا کی طرف سے اس کے خلاف رٹ بھی دائر کی گئی ہے۔

ج: وہ نام پہلے ہی درج تھا۔ وہ نام الیکشن کمیشن کی تصدیق پہ درج ہوا۔ شاید کوئی اقلیت کا ایکسٹرا فنڈ بھی ہو۔ تو اس سے ہمارے حلقے کی بھلائی ہوجاتی ہے۔ تو اس میں حرج ہے۔

پ ت: ہمارے سکولوں میں گرتی ہوئی معیار تعلیم کو حل کرنے کے لئے آپ کے پاس کیا لائحہ عمل ہے؟

ج: ہم اس سے پہلے بھی دورہ کرتے رہے سکولوں کے آپ پوچھ سکتے ہیں۔ سکول کے گراونڈ کا فرش ہمارے ناظمین کے فنڈز سے بنا ہے۔ بچوں کے حوالے سے انہیں جو شکایت تھی۔ اس سلسلے میں ہم والدین سے ملیں پہلے بھی ہمارا رابطہ رہا اس کے بعد بھی رابطہ رہے گا۔

پ ت: آپ اس انتخابات میں بھی ناظم کے امیدوار کے طور پر لڑ رہے ہیں، آپ کن بنیادوں پر اب کی بار اپنے پینل کو حریف پینلوں کے مقابلے میں بہتر کہتے ہیں، جبکہ آپ کے حریف نے ایک بار پہلے آپ کو شکست دے چکا ہے؟

ج: میں نے نیا trend رکھا ہے۔ پہلے اُمیدوار جب ہار جاتے تھے۔ تو آنکھوں سے اُوجھل سو جاتے تھے۔ شکست کے باوجود میں اس حلقے کے لوگوں کی خدمت میں تین چار سال مصروف رہا۔ اپنی خدمت کے لحاظ سے اپنے پینل کو بہتر سمجھتا ہوں۔

پ ت: آپ کے خیال میں عوام آپ کو کیونکہ ووٹ دینگے۔ جبکہ آپ کے حریف آپ سے بہتر پروجیکٹس اور تجاویز پیش کر رہے ہیں۔

ج: وہ تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ ہم نے پریکٹیکلی ایک چیز پیش کیا ہے۔ میرے خیال سے حامد علی ہزارہ نہ ہوتے تو اس حلقے کے مسائل حل نہ ہوگے۔

س: نوجوانوں میں نمبر کھیلنے کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ جو ہمارے معاشرے میں ناسور کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے؟

ج: بہت ہی غلط رجحان ہے۔ فرد واحد کا کام نہیں۔ سب کو مل کر سوچنا چاہیئے کہ اور اس کے حل اور سریاب کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نمبر کھیلنے کے بجائے اگر لاٹری سسٹم کیا جائیں تو قوم پیسے کہیں کھونے سے بچ جائیں گے۔

س: ہمیں اپنے منشور کے چار یا پانچ اہم نکات کے بارے میں بتائیں؟

ج: حلقے کے جتنے بھی مسائل ہیں۔ پہلے بھی حل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اب بھی عوام کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ ہمارے بنیادی مسائل پانی کا مسائل ہیں۔

س: پیپلز پارٹی کا کہنا ہے کہ وہ پرانے چہروں سے تنگ آ چکے ہیں۔ اب کی بار وہ نئے چہرے متعارف کروانا چاہتے ہیں؟

ج: چہرہ نیا ہو یا پرانا جو صحیح خدمت کریں عوام کے مسائل پر گہری نظر رکھتے ہوں۔ وہ آجائیں۔

پ ت: قارئین اور عوام کیلئے کوئی خاص پیغام

پیغام تنظیم جناب غلام رضا کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہے، کہ انہوں نے اپنے خیالات ہمارے قارئین کے ساتھ شیئر کئے۔ اگر آپ بھی اپنے طور پر عوامی نمائندوں سے یا پیغام تنظیم سے کسی قسم کے سوالات پوچھنا چاہتے ہو، تو براہ راست ہمیں لکھ کر بھیجیں، ہم آپ کے سوالات کا جواب ضرور شائع کریں گے۔ (ادارہ)

........................,,☆☆☆☆☆......................